بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس کو پیشاب کے بعد استبرا کی ضرورت پڑے اس کی امامت کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ "ایسا شخص جس کو پیشاب کے بعد چند قطرے آتے ہیں استبرا کرنے سے رک جاتے ہیں اس کی امامت کا کیا حکم ہے ؟

جواب

جو شرعی معذور نہیں، ان لوگوں کی امامت کرنے کے لیے ایک شرط، شرعی معذور نہ ہونا ہے، لیکن شرعی معذور ہونا اس وقت ثابت ہوتا ہے کہ جب کسی شخص کو وضو توڑ دینے والا کوئی مرض اس طرح لاحق ہو جائے، ایک نماز کا پورا وقت اس طرح گزر جائے، کہ اسے وضو کرکے فرض نماز کی ادائیگی کا موقع بھی نہ مل سکے، اور سوال میں بیان کردہ تفصیل کے مطابق چونکہ استبرا کرنے سے اس شخص کے قطرے رک جاتے ہیں، لہذا وہ شرعی معذور نہیں ہے، کہ استبرا کر کے طہارت حاصل کر کے نماز پڑھا سکتا ہے، ہاں! اس پر پیشاب کے بعد استبرا کرنا واجب ہے، لہذا مکمل طہارت حاصل کرنے کے بعد امامت کروائے، تو اس کی امامت میں کوئی حرج نہیں، جبکہ وہ فاسق معلن بھی نہ ہو، اور امامت کی دوسری شرائط بھی اس میں پائی جاتی ہوں۔

امامت کی شرائط میں سے ایک شرط شرعی معذور نہ ہونا ہے، جیساکہ نور الایضاح میں ہے "شروط صحة الامامة للرجال الاصحاء ستة أشياء، الاسلام والبلوغ والعقل والذکورة والقراءة والسلامة من الاعذار" ترجمہ: جو مرد شرعی معذور نہ ہوں، ان کی امامت صحیح ہونے کے لیے چھ شرطیں ہیں: مسلمان ہونا، بالغ اور عاقل ہونا، مرد ہونا، قراءت (درست ہونا)، معذورِ (شرعی) نہ ہونا۔ (نور الایضاح، باب الامامۃ، صفحہ 155، 156، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی عالمگیری میں ہے "شرط ثبوت العذر ابتداء أن يستوعب استمراره وقت الصلاة كاملا وهو الأظهر كالانقطاع لا يثبت مالم يستوعب الوقت كله" ترجمہ: پہلی مرتبہ عذر ثابت ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ ایک نماز کے پورے وقت میں وہ عذر باقی رہے، اور یہی بات زیادہ ظاہر ہے، جیساکہ عذر کا منقطع ہونا بھی اسی وقت ثابت ہوتا ہے جب نماز کے ایک پورے وقت میں وہ عذر منقطع رہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الطھارۃ، ج 01، ص 40، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے "ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نمازِ فرض ادا نہ کرسکا وہ معذور ہے۔" (بہار شریعت، ج 01، حصہ 2، ص 385، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نورالایضاح میں ہے "یلزم الرجل الاستبراء حتی یزول أثر البول ویطمئن قلبه علی حسب عادته "ترجمہ: مرد پر استبراء حاصل کرنا لازم ہے یہاں تک کہ پیشاب کا اثر زائل ہوجائے اور اس کا دل حسبِ عادت مطمئن ہوجائے۔ (نورالایضاح، صفحہ 40، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

فتاوی رضویہ میں ہے "استبرا واجب ہے یعنی وہ فعل کرنا کہ اطمینان ہوجائے کہ اب قطرہ نہ آئے گا۔" (فتاوی رضویہ، ج 04، ص 601، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

قطرے آنا بند ہوجائیں تو شرعی معذور نہیں، ایسا شخص ہر حدث کے بعد وضو کرکے ہر ایک کی امامت کرواسکتا ہے۔ امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "اذا کان احتشاؤہ یردمابہ کما وصف فی السؤال فقد خرج عن حد العذر والتحق **بالاصحاء** یتوضأ لکل حدث ویغسل کل نجس **ویؤم کل نفس** ولا یعذر فی ترک الاحتشاء بل ھو فریضۃ علیہ کفریضۃ الصلاۃ "ترجمہ: **جب رُوئی رکھنے سے اس کے قطرے ٹپکنے بند ہوجاتے ہیں، جیسا کہ سوال میں بیان کیا گیا، تو وہ معذور کی حد سے نکل گیا اور صحیح افراد کے ساتھ شامل ہوگیا۔** ہر حدث (اصغر) کے بعد وضو کرے گا، اور جہاں نجاست لگی ہوا سے دھوئے گا، **اور وہ ہر ایک کی امامت کراسکتا ہے،** اس سے رُوئی نہ رکھنے کا عذر قبول نہ ہوگا بلکہ نماز کی طرح روئی رکھنا بھی اس پر فرض ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج 04، ص 368، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد بلال عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5211

تاریخ اجراء: 10 صفر المظفر 1448ھ/25 جولائی 2026ء